1824

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

رسالہ رسم آموز شرافت دینی بر طبق پیروی شریعت نبوی جو تمامی انصاف سے ہے

کتاب الاسراف

از تصنیفات ... ساکن پٹنہ ضلع پورنیہ

بہ تکفل مصارف طبع منجانب حامی دین منشی شیخ بدرالدین احمد صاحب رئیس ضلع پورنیہ

مطبع نامی منشی نولکشور میں بزیبائی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین [illegible] والصلوٰۃ والسلام علی محمد [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد التماس یہ ہے کہ ہمیں بھائی مسلمان جیسے [illegible]

زمانے میں اکثر آدمی ایک دوسرے کی بہ نسبت اپنے کو اور اپنے یگانہ و برادر کو

اچھا قرار دیتے ہیں [illegible] اپنے کو اور دوسرے کے یگانہ و برادر کو حقیر اور

خراب اور نیچ گنتے ہیں [illegible] اس ضلع [illegible] کے اندر پرگنہ [illegible] اور

اور بازو [illegible] میں اس بات کا بہت رواج ہے [illegible]

درجہ بدرجہ کمینہ اور کم ذات اور نیچ کا اقرار دیتے ہیں یعنی جسقدر زیادہ [illegible]

ہوتے ہیں وہ اسیقدر اپنے کو اشراف اور اچھا گنتے ہیں پھر اس پیشہ کے ساتھ اگر

نادار اور مالدار بھی ہو تو وہ اور بھی زیادہ اشراف اور اچھے گنے جاتے ہیں اسی طرح

جسقدر پیشہ میں ہیں وہ اسی قدر کمینے اور کم ذات نیچ [illegible] کے نزدیک سمجھے

پھر اس پیشہ کے ساتھ اگر مالدار ہوا اور نادار بھی [illegible] اور ناچار [illegible] وہ لوگ [illegible]

نزدیک ناچیز ادنی ہیں اور [illegible]

[illegible] ٹھیک [illegible] ہوتے ہیں اسکی [illegible]

[illegible] کو یگانہ کرتے [illegible]

فخر اور بڑائی اور خود پسندی اور گول مالی بری زبانی اور بے اچھی بات ہو کیونکہ
جب سب کوئی اپنے کو اعلے اور دوسرے کو ادنے سمجھتا ہو تو اب ہم کسکو ادنے
اور کسکو اعلے کہینگے اور کس سند اور ثبوت سے اُسکے ادنے اور اعلے ہونے کو پہچانکے
اُسکے دعوی سے اُسکو دور اور فرق کرینگے کیونکہ ہر کوئی اس بات کو جانتا نہین
کہ اشرافت اور کم ذات کسکو کہتے ہین اور یہ کس چیز سے ہوتا ہو اور کون کس درجہ کا
اشراف اور اجلاف اور نالائق ہو پس اس پہچان کے لیے ہمارے پاس دو دلیل
حدیث اور قرآن ہو اسی سے اُسکے دعوی صحیح یا غلط کو ہم جانینگے اسلیے خلاصہ
ہر باتون کا مجموعہ اور مختصر کے ساتھ لکھتے ہین اُسکو یاد رکھنا چاہیے

پانچ قسم کی دلیل درباب اشرافونکے

اوّل یہ کہ اگر بسبب پچھم طرف گھر ہونے کے لوگ اشراف کہلاوین تو جو
سب سے زیادہ پچھم مین رہتا ہو وہ سب سے زیادہ اشرف ہو سکتا ہو اسیطرح
جو سب سے زیادہ پورب مین رہتا ہو وہ سب سے زیادہ کمینہ اور کم ذات
ہو سکتا ہو اس صورت پر پچھم والا ہر پورب والے کو درجہ بدرجہ چھوٹا اور کمینہ
کہہ سکتا ہو اور اس کمینہ کہلانے پر لیکن اپنے کو کوئی راضی نہین ہے پس جب اپنے کو
کمینہ کہلانے پر کوئی راضی نہین تو دوسرے کو کمینہ اور کم ذات کہنا بھی لائق
و لازم نہین ہے — دوسرے اگر بسبب زبان مختلف کے کوئی اشراف اور
کوئی کمینہ کہلاوین تو یہ بھی ہو سکتا نہین کیونکہ زبان بھی ہر ایک ملک کی
ہر ایک قسم پر ہے یعنی عرب مین عربی اور فارس مین فارسی اور ہندوستان مین
ہندی اور بنگالہ مین بنگالی وغیرہ بولتے ہین اور ان سب مین زبان عربی
افضل ہو اور یہی زبان حدیث و قرآن و آخرت کی ہے — لیکن اس عربی زبان کا
بولنے مین بھی فخر نہین کرنے اچھے کام کے اچھے نہین کہلا سکتے یعنی اشراف

اور آئیندہ کے فساد مٹانے کے واسطے صرف ایک نکاح کے مسئلہ مین فقہ کی ساری
کتابون مین فرق کیا ہے کہ نکاح کفو کے ساتھ یعنی اپنے برابر اور جوڑ والے کے
ساتھ کرین اور اگر کسی کے کفو مین بالکل لوگ شرک و بدعت مین گرفتار ہین تو غیر کفو
جو شرک و بدعت سے پاک ہو اُسکے ساتھ نکاح کرے اور بغیر اسکے بھی اگر کوئی شخص
غیر کفو کے ساتھ نکاح کرے تب بھی درست ہے اس بات کی تصریح کتابون مین موجود ہے
انتہی — اور اکثر آدمی خلاف اسکے فقط اپنے ہی ذات و یگانہ کو کفو کہتے ہین اور
اُسی کے ساتھ شادی و نکاح کرنا جائز جانتے ہین اگرچہ وہ شخص شرابی اور
بے نمازی اور بت پرست بھی ہو اور جو اُسکے یگانہ اور برادری مین نہین ہے
اُسکے ساتھ شادی و نکاح کرنا جائز نہین جانتے اگرچہ وہ بڑا عالم و دیندار اور نیکوکار
بھی ہو لیکن اسپر بھی نادان لوگ مال و جاہ اور رتبہ کے سبب سے اپنے دعوی
اُٹھا کر بیٹھتے ہین یعنی جسکے یگانہ اور برادری کے لوگ غریب اور حقیر ہوتے ہین یا
با مطلب اور میل کے موافق شادی کرنے مین لڑکا و لڑکی نہین ملتی ہے تو اُس اپنے
یگانہ و برادر کو چھوڑکر غیر کفو کے بڑے بڑے لوگون کے ساتھ بتکلف شادی
و نکاح کر لیتے ہین — اور جاننا چاہیے کہ مسلمان کی مسلمانی کچی مٹی کی مانند
نہین ہے کہ ٹوٹے اور پھوٹ جاوے یا رنگ اُسکا بدل جاوے بلکہ ایمان اور
اسلام وہ چیز ہے کہ جسمین لگایا جاوے اُسکو سونا اور چاندی کے مانند بنا دیوے

بیان کلمہ کیمیا کا

یعنی کلمہ طیب وہ کیمیاے سعادت ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہر ناپاک کو پاک
اور ہر نالائق کو لائق اور ہر خراب کو اچھا کر دیتا ہے اور اس کلمہ کیمیا کو کوئی چیز
خراب نہین کر سکتی — یعنی جو کم ذات اور نجس ذات اس کلمہ پاک پر ایمان لاوے
اور عمل کرے وہ اپنی نجاست اور خباثت سے پاک اور صاف ہو جاوے

پھر وہ شخص کون اشراف ہی کہ اس کلمہ کے ایمان لانے والے اور عمل کرنے والے سے شادی
اور نکاح کے معاملہ کرنے مین بہت ڈرتا اور دور دور مانند خوف شیر کے بھاگتا ہی
اور اُسکو ہم شریک اور ہم برابر بلکہ بہتر اور افضل تر نہین کہکر ایک نوع اپنے کلام
بہتان کا یعنی کم ذات اور کمینا پن ذات کا لگاکر مفت مین گناہ اپنے اوپر لیتا ہی
اور یہ بے دلیل اشراف لوگ جب اسقدر اپنے دینی اور ایمانی بھائی سے ڈرکر اپنی
اشرافیت کو بچاتا ہی یعنی اپنی بہن اور بیٹی کے نکاح اُس سے نہین کرتا ہی اور
نہ اُسکی بہن و بیٹی کو اپنے نکاح مین لا سکتا ہی سو اس کاذب اشراف بھائی سے
ہم یہ کہتے ہین کہ جب تمنے اپنے ہم شریک مسلمان بھائی سے اسقدر ڈرکر اُسکے ساتھ
نکاح نہ کیا تو جو ہنود کہ مسلمان ہووے اور دین محمدی پر آوے تو اُسکو اور اُسکی
نسل کو شاید قیامت تک اپنی بیٹی اور بہن سے یا بیٹی اور بہن کی نسل سے نکاح
نہین کرسکتے اور نہ اُسکی بہن و بیٹی کو یا اُسکی نسل کو اپنے یا اپنی اولادون کے
نکاح مین لا سکتے ہی پس اس صورت پر اُس ایمان لانے والے کا کیا حال ہو۔
اگر کہوگے کہ کسی چھوٹے اور گمنام آدمی کے ساتھ اُسکے نکاح کا معاملہ ہو تو اُسکا
جواب ہم یہ کہتے ہین کہ جب تمنے ہر طرح سے بڑے آدمی ہوکر اُس ایمان لانے والے
مسلمان کے ساتھ نکاح کے معاملہ کرنے مین ہمت و قوت نہ پائی تو وہ گمنام غریب
اسکی کیونکر ہمت و قوت ہو۔ یا وہ ایمان لانے والا بھی ہر طرح سے بڑا آدمی ہو
تو وہ کیونکر کسی گمنام غریب کو اس امر مین پسند رکھ سکتا ہو۔ بہرحال یہ ایسی
کٹھن اور مشکل کا معاملہ ہی کہ پھر وہ ایمان لانے والا اس دین اسلامی سے اپنی
قوم مین چلا جا سکتا ہی یعنی اپنی قوم مین لوٹ جا سکتا ہو۔ اور یہ کرنا درست نہین
چنانچہ بعینہ یہی حال ایک مقام پر ہوا یعنی قوم ہنود قریب دس بارہ آدمی کے
عورت و مرد سے مسلمان ہوے اور کلمہ مسلمانی کا پڑھا پھر بعد اُسکے کسی مسلمان نے

انکی بہن اور بیٹیون کے ساتھ نکاح نہ کیا تب وہ لوگ اس تنگی اور تکلیف مین
پڑکر پھر اپنی قوم ہنود مین مل گئے - اب دیکھنا چاہیئے کہ باوجود تمام ملک کے
ہنود کو رغبت دیکر اور نصیحت کرکر ہمارے دین مسلمانی مین لانے کا اللہ و رسول نے
حکم فرمایا ہی اور یہ لوگ کیسے اشراف اور مسلمان ہین کہ جو اپنی خوشی سے اس دین
مسلمانی مین آوے اُسکو بھی اپنی نامقبولی اور ناپسندی سے تنگی و تکلیف مین ڈالکر اس
دین محمدی سے نکال دیوین - اور نہین سمجھتے ہین کہ زمانہ سابق مین کیسے کیسے
خاص لوگ دین کفر کو توڑکر ایسے عورت اور مرد کو اپنے شریک و رفیق بنا چکے ہین
اور اسوقت اس زمانہ مین بھی اصل ہندوستان کی طرف ہزارون ہزارون ہنود
مسلمان ہوتے ہین تو کوئی اُسکا عیب کرکے انکو اپنی شرکت و شمول سے
جدا نہین کرتے - پھر بعد اسکے چند آیتون اور حدیثون کا ترجمہ درباب کذب
اشرافیت کے نقل کرتے ہین تاکہ حقیقت حال اُسکی معلوم ہو جاوے -

ترجمہ آیات قرآن شریف - فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ حجرات مین کہ اے لوگو
تحقیق ہمنے پیدا کیا ہی تمکو ایک مرد سے اور ایک عورت سے اور بنائین تمھاری
ذاتین اور گوتین تاکہ آپس مین پہچان ہو مقرر بزرگی اللہ کے یہان اُسکی
جو بہت پرہیزگار ہی اللہ سب جانتا ہی خبردار - یعنی ذات بڑی ہونے سے کچھ آدمی مین
بڑائی اور بزرگی نہین آجاتی ذاتین صرف پہچاننے اور تعریف کے واسطے ہین
بزرگی اور بڑائی اللہ کے نزدیک تقوی کی ہی جسکو تقوی بہت ہی وہ اللہ کے
نزدیک بزرگ ہی اگرچہ کم ذات ہو اور جسکو تقوی نہین وہ اللہ کے نزدیک بزرگ
نہین اگرچہ ذات کا بڑا ہو - اور فرمایا سورۂ ہمزہ مین یعنی خرابی ہی ہر طعنہ دینے
اور عیب چننے والے کی - اور فرمایا سورۂ مؤمنون مین کہ پھر جب پھونکا جاویگا صور
تو نہ ذاتین رہینگی اسدن اور نہ آپس مین پوچھنا - یعنی قیامت کے دن

کسیکے نسب اور ذات پات کا لحاظ نہ کیا جاویگا اور نہ کوئی کسیکو پوچھیگا۔ یعنی
باپ بیٹا ایک دوسرے سے کچھ شامل نہین ہر ایک سے اُنکے عمل کا حساب ہوگا۔
اور فرمایا سورہ نجم مین۔ سو نہ کہو اپنی ستھرائیان۔ یعنی بے عیب محض ذات
خدا کی ہی ہر آدمی مین کچھ کچھ عیب تھوڑا یا بہت لگا ہی ہی پھر اپنی تعریفین
اور بڑائیان کرنا محض بیجا ہی۔ اور فرمایا سورہ بقر مین اور نکاح مین نہ لاؤ
شرک والی عورتین جب تک ایمان نہ لاوین اور البتہ لونڈی مسلمان بہتر ہی کسی
شرک والی سے اگرچہ تمکو خوش آوے اور نکاح نہ کرو شرک والون کو جب تک
ایمان نہ لاوین اور البتہ غلام مسلمان بہتر ہی کسی شرک والے سے اگرچہ تمکو خوش
آوے وہ لوگ بلاتے ہین دوزخ کی طرف اور اللہ بلاتا ہی جنت کی طرف اور
بخشش کی طرف اپنے حکم سے۔ اور فرمایا سورہ حجرات مین یعنی مسلمان جو ہین
وہ بھائی ہین یعنی سب مسلمان آپس مین ایک بھائی ہین۔ سو ملاپ کرا دو اپنے
دو بھائیون کو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تمپر رحم ہو۔ اور فرمایا مضبوط
پکڑو رسی اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے
اوپر جب تھے تم آپس مین دشمن پھر الفت دی تمہارے دلون مین اب ہوگئے
اسکے فضل سے بھائی اور تم تھے ایک کنارے پر ایک آگ کے گڑھے کے پھر تمکو
اُس سے خلاص کیا اسیطرح کھولتا ہی اللہ تمپر نشانیان اپنی شاید تم راہ پاؤ۔
اور فرمایا سورہ حجرات مین کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ ٹھٹھا کرے کوئی قوم کسی
قوم سے شاید کہ وہ بہتر ہون اُنسے اور نہ بیبیان کسی بی بی سے شاید
کہ وہ ہون بہتر اُنسے اور مت عیب لگاؤ آپس اپنے کو اور مت بدنام کرو ایک
دوسرے کو برے لقبون سے۔ اور فرمایا اے ایمان والو بچتے رہو بہت تہمتین لگانے سے
مقرر یعنی تہمت گناہ ہی اور بھید نہ ٹٹولو کسیکا اور بد نہ کہو پیچھے ایک

دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہی تم مین کسی کو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آئے تمکو اُس سے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ معاف کرنیوالا ہی مہربان — اسیطرح بہت سی آیتین ہین اس باب مین —

ترجمہ احادیث شریف — اور فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فخر کرنا حسبون مین اور طعن کرنا نسبون مین یعنی اپنے اور اپنے باپ دادے کا فخر اور تعریف کرنا اور دوسرے کے نسب ذات کی بُرائی کو بیان کرنا یہ میری اُمت مین امر جہالت سے ہی — اور فرمایا کہ تم مین سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ چیز نچاہے جو اپنے لیے چاہتا ہی — اور فرمایا کہ سب مومن آپس مین بھائی ہین — اور فرمایا کہ آدمی کو اتنی ہی بُرائی کافی ہی کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر جانے — اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے مومن پر مومن کا خون اور مال اور آبرو اور اسپر بدگمانی کرنی حرام کی ہی — اسیطرح بہت سی حدیثین ہین — پس جب اللہ و رسول نے خلاف حکم اپنے کے حسب و نسب کی تعریف نہ کی اور اسکے فخر اور بُرائی کرنے کو منع فرمایا تو اسکے برخلاف تم بے دلیل اشراف کیلیے اپنا فخر کرتے ہو — اور اپنے نفس اور خواہش کی پیروی کر کے اللہ و رسول کے دشمن اور نافرمان بنتے ہو — چاہیے کہ اس بیفائدہ بات سے توبہ کرو اور سارے کام اور کلام مین اللہ و رسول کے تابع بنجاؤ — اور جس کام کلام کے لیے جسطرح پر جو حکم دین کے آئین مین یعنی حدیث و قرآن مین اللہ و رسول نے مقرر کردی ہی اسمین کچھ بھی کم و زیادہ نکرو تو یہ البتہ تمھاری شرافت اور صفت کی دلیل ہی اور جو شخص اس موافق سے ہونگے وہ اپنا ناحق فخر اور بڑائی کیون کرینگے اور یہ صفت اور شرافت کی چال اور حال نہین کہ دنیا مین ہزارون اور لاکھون نعمتون اور حکمتون اور نعمتون کو اللہ تعالے نے کی ہمیشہ اور ہر وقت مین دیکھے

اور اُسکو حدیث اور قرآن کے حکم کے مطابق صحیح اور سچ پاوے اور آخرت کے اور
آخرت کے معاملے کے صحیح اور سچ ہونے کا ذرہ یقین رکھکر آخرت کے کام نکرے
بلکہ خلاف اُسکے رات و دن نافرمانی اور گناہ کرتے رہے حالانکہ اشراف کے معنی
بزرگی اور مرتبے کے ہین اور یہ کون اشراف ہے کہ آخرت کے ایمان اور یقین
اور عمل اور علم وغیرہ سے خالی ہو یہان تک کہ پیشاب کرکے پانی نہ لیوے
اور ناپاک اور گندہ رہجاوے اور جنابت کا غسل یعنی ناپاک ہوکر غسل نہ کرے
یا کرے بھی تو سر سے پانؤن تک بدن نہ بھگوئے اور غسل مین کلی نہ کرے اور ناک مین
پانی نہ دیوے اور گھر کی عورتین غیر محرم مرد سے پردہ و پوشیدہ نہ کرین اور
پاخانہ کے لیے باہر میدان مین نکلین اور ہزارون شرک و بدعت مین ڈوبا ہوا
رہے اور پنج وقتی نماز نہ پڑھے اور رمضان شریف کے روزے نہ رکھے
اور مال کی زکوٰۃ اور بیت اللہ شریف کا حج جسپر کہ فرض ہے ادا نہ کرے وغیرہ
نافرمانی و گناہ مین ڈوبا ہوا ہے ایسا شخص اشراف کیونکر ہوسکتا ہے
افسوس ہے ان لوگون کی عقل اور سمجھ پر کہ دعوی اشراف ہونے کا کرین
اور کام شیطانی اور نافرمانی کا عمل مین لاوین —

بیان اپنے کو فقیر کہلانے کا

پھر بعد اسکے اور ایک بات کو معلوم کرنا چاہیے کہ ہمارے ملک مین جیسے
جیسے لوگ اپنے کو ذات فقیر اور خاندانی فقیر قرار دیتے ہین اگرچہ اُن لوگون مین
مالدار بھی ہوین مگر سواے فقیر کے اپنے کو کچھ نہ کہینگے سو یہ سب کل نبستانی
اور نادانی ہے اسواسطے کہ سواے مفلس و محتاج اور مسکین اور غریبون کے
کوئی فقیر نہین ہے یعنی فقیر وہی لوگ ہین جو مال نہین رکھتے اور یہی ثابت ہے
حدیث اور قرآن سے یعنی اللہ و رسول کے حکم سے تو اب معلوم کرنا چاہیے

کہ جو لوگ کہ اپنے کو خاندانی اور ایک قوم علحدہ ہی غضیر قرار دیتے ہین وہ لوگ اس بات کو چھوڑ دین — اور جو لوگ کہ دوسرے کو قوم فقیر قرار دیکر اور جھوٹ موٹ ایک عیب اُنپر لگا کر اُس سے شادی نکاح نہین کرتے وہ لوگ بھی اس ناحق بات سے توبہ کرین اور باز رہین —

بیان پاےخانہ تیار کرنے کا

پھر بعد اسکے اور ایک بات بڑے کام کی سننا چاہیے وہ یہ ہی کہ ہمارے ملک مین اور دیہات کے رہنے والونکے گھر مین پاےخانہ تیار نہین کرتے ہین عورت و مرد سب کوئی باہر میدان مین پاےخانہ کے لیے نکلتے ہین خواہ پردہ ہو یا بے پردگی ہو اور جب باہر نکلا تو پردے کا کیا حساب ہی — یہ ہرگز درست نہین کیونکہ پردہ انسان کے لیے بڑی اصل مین سے ہی خصوصاً عورتون کے لیے پردہ ایسی چیز ہی کہ گویا کل عزت اور صفت عورتونکی پردے پر موقوف ہی اور شیطان ہر وقت آدمی کو دغا اور فریب دینے کے درپے رہتا ہی اور عورتین شیطان کے اصل ہتیار ہین سو ہرگز نہین چاہیے آدمی کو کہ جہان چاہے اور جس طرح چاہین گھر کی عورتین باہر نکل جادین اور مرد اسمین فراموشی اور بیحیائی اختیار کرین پس ایسے مردون کو حضرت نے دیوث فرمایا ہی — اور لائق ہی ہر آدمی کو کہ ایک ایک پاےخانہ حویلی اور باہر مین تیار کر رکھین کہ یہ ہر کسی کے لیے بڑی عزت و آرام کی چیز ہی یعنی آدمی اگر اس پاےخانے کی تیاری کو ہمیشہ اور ہر دون کے لیے بڑی چیز نہین جان سکتا ہی تو کسی کسی دونون کے لیے تو ہر کسی کے واسطے بڑی چیز ہو سکتی ہی جیسے کہ بہت جلد پاےخانہ کی ضرورت ہوئی اور لحظہ بھی توقف کرنے کی طاقت نہ رہی تو ایسی حالت مین انسان کب تک دوڑتا جلدی باہر نکلے اور بیڑا اچھی جگہ تلاش کرکے پاےخانہ پھرنے بیٹھے

اور ایسی حالت اور ضرورت یعنی دست اور پاےخانہ کا جاری ہونا اکثر انسان کو کبھی کبھی ہوا کرتا ہی اور جلاب لینے اور بیمار پڑنے کے وقت کا بھی یہی حال ہی مثلاً کوئی آدمی بیمار پڑا مگر اسقدر بیماری نہین کہ گھر کے اندر گڑھا کھود کر پاےخانہ پھرے اور اسقدر طاقت بھی نہین کہ دور میدان مین پاےخانہ کے لیے جاسکے یا عورتین پاےخانہ کے لیے باہر نکلین اور مردونکی نظرون سے نیرل اور پوشیدہ نہ پاوے تو ایسے ایسے وقتون اور حالتون کے لیے ایک پاےخانہ گھر کے اندر یعنی قریب گھر کے جس طرف موقع ہو تیار کرنا اور رہنا بڑی عزت اور آرام کا سبب ہی۔ اگر کہوگے کہ رات کو عورتین پاےخانہ جاتی ہین تو یہ جان لو کہ اول تو یہ امر اپنا اختیاری اور مقرری نہین دوسرے پاےخانے اور پیشاب کو اسکے وقت سے زیادہ روکنا بھی درست نہین تیسرے رات کو میدان مین باہر جانا یہ ہرگز اچھا نہین کیونکہ دشمن آدمی کا ہمیشہ درپے رہتا ہی خواہ وہ دشمن ظاہر ہو یا پوشیدہ ہو اور ظاہری دشمن سے تو کسیقدر آدمی طاقت بھی بچنے کی رکھتا ہی مگر پوشیدہ دشمن سے بچنے کی بالکل طاقت نہین گویا خداہی کی مدد اور فضل سے آدمی کا بچاو ہی۔ اے لوگو جان لو کہ اول تو منھہ کا دکھانا ہی عورت کے لیے غیر محرم مرد کو درست نہین کیونکہ جو کچھہ دنیا مین درباب شہوتون اور عورتون کے آفت اور گناہ ہی تو یہی عورتون کے منھہ دیکھنے اور دکھانے کے سبب سے ہی پھر اسپر بھی منھہ دیکھنے اور دکھانے کے سوا سترپدن بھی اپنا پاےخانے مین باہر نکل کر دکھاوین تو یہ بڑا ظلم و زیادتی ہی اور اسی بےپردگی کے سبب سے آبدست کا پانی بھی عورتین ایسی جلدی سے لیتی ہین کہ شاید پاےخانے کی راہ صفائی بھی نہین ہوتی پھر اس نجاست اور بیغیرتی کی حالت مین بھی دعوی شرافت کا کیے جاتے ہین تو معلوم نہین

کہ یہ لوگ کس چیز کو اشراف کہتے ہین — اور یاد رہے کہ آجکل بہت سے پاخانے
لوگون کے مکانون مین تیار ہو گئے اب باقی لوگون کو بھی مناسب ہے کہ ہر بات کی
آفات اور مفسدات کو سمجھکر پاخانہ اپنا اپنا گھر مین تیار کر لین — اور اس
پردے اور پاخانہ کی تیاری کے معاملے مین امیر اور غریب سب لوگ برابر ہین
اور جس بات کی انسان نیت اور ہمت اور عادت کریگا وہی بات اُسکے لیے
سہل اور آسان ہو جائیگی اور اُسیقدر خداوند تعالےٰ کی بھی مدد اور فضل
اُسپر پہونچا کریگا — اسیطرح چاہیے کہ غسل بھی عورتین کپڑا پہنکر کرین
ننگے بدن سے عورت بھی عورت کے سامنے غسل نہ کرے اور دو چار عورتین
بلکہ پاخانہ پھرنے نہ بیٹھین اور پاخانہ پھرتے وقت کلام نہ کرین اور قبل
آبدست کے مٹی کے ڈھیلے سے صاف کر لین اور زیادہ خلاصہ آداب
پاخانہ کا دوسری کتاب مین دیکھ لین یا کتاب نصیحت النسا مین دیکھین جو
سینے بڑی کیفیت کے ساتھ لکھی ہے —

بیان ٹھاکر کے برت کا

پھر بعد اسکے اور بھی ایک بات معلوم کرنا چاہیے کہ بعضی عورتین اس
دیہات کی ایسی ناقص العقل اور نادان ہین کہ اپنے خالق اور مالک کی
بندگی اور اپنی عزت اور بدن کی پردگی وغیرہ حکم اپنی بہتری کے چھوڑکر اپنے
نفس اور شیطان کی تابعداری مین لگ گئی ہین اور تمام سال کے اندر جتنے
کام شیطانی اور نافرمانی کے ہین گویا اُن کامون کے انجام کار اور مددگار یہی لوگ ہین
اور منجملہ اُن گناہون کے کامون کے ایک ٹھاکر کا برت ہے کہ اُسکو ہر مہینہ ماگھ مین
اتوار کے دن کرتی ہین بشرطیکہ اُس مہینے مین ایک نیا چاند بھی ہوتا ہو پس جسقدر
مدت تک اُس مہینے مین چاند رہیگا اُسکے ہر اتوار کو ٹھاکر کا برت عورتین کرینگی

اس نیت اور امید پر کہ اسکے کرنے سے ہمارے اولاد ہو یا دیگر مطلب حاصل ہو
اور خلاصہ کیفیت اسکی یہ ہے کہ مثلاً جب اتوار کے روز ٹھاکر کا برت کرینگی تو
اسکے قبل رات کو یعنے اس اتوار کی رات کو دودھ اور کیلا اور اروا کا کھانا
کھا لیتی ہین اور اسکو سگم کا کھانا کہتی ہین اور گوشت گاسے کا اس روز اپنے
مکان مین جانے نہین دیتین بلکہ بستی مین بھی جانے سے ممانعت کرتی ہین اور ترک جماع
بھی کردیتی ہین اور اسکی صبح کو یعنے اتوار کو انکو ہر عورت ایک ایک مٹی کا برتن جسکو
سنبھال کہتے ہین اپنے ہاتھ مین لیکر ایک قسم کی لکڑی چھوٹی چھوٹی کاٹ کے
اسمین جلاتی ہین اور اسکو آٹھ لکڑی کہتی ہین اور اس لکڑی کو ایک مرد
دودھ کری مین بھار الکر لیتا ہے اور کچھ چاول اور کوڑی بھی اپنے پاس کپڑے مین
لے لیتی ہین اور لباس اچھا پہنتی ہین اور سنگار و صفائی خوب کرتی ہین سر کے
بال کھولکر لٹکا دیتی ہین اور گہنا و زیور بھی پہن لیتی ہین یہ سب کچھ کر کے تب
جماعت جماعت اور قافلہ قافلہ دس پانچ یا دس بیس عورتین ملکر کوئی تو
شامل ہین ڈھول و باجا لے لیتی ہے اور کوئی بغیر ڈھول کے گھر سے روانہ ہو کر
ٹھاکر کے چورا مین یعنی استھان مین چلی جاتی ہے جہان پر ایک شیطان کا
نائب بڑی دھوم سے ایک بینت کی چھڑی ہاتھ مین لیکر اور بہت سی
چیزین اپنے استھان مین موجود رکھکر کھڑا رہا ہے اور اسکے سر پر ایک دوسرا آدمی
دودھ اور پانی ڈالا کرتا ہے اور وہان پر بھی ڈھول بجایا کرتا ہے بلکہ بعضی جگہ مین
ہر چیز کی دکان بھی سجنے آتی ہے۔ پس اسی کے پاس عورتین جاکر اپنا مطلب
بیان کرتی ہین اور وہ شیطان کا نائب جسکو ٹھاکر بھی کہتے ہین ان عورتونکی طرف
دھیان و خیال سے خوب دیکھکر ان سائل عورتون کے مطلب کا جواب بیان
کرتا ہے اور کچھ چاول اور کیلا انکو اپنے استھان سے لیکر دیدیتا ہے اور کہتا ہے کہ

اگر تیرا مطلب ہو جائے تو پھر آیندہ تجکو ایک یا دونون ہاتھ کی چاندی کا تار یعنی
تڑول یا ایک بکرا وغیرہ دینا ہوگا اور بہت سی عورتین ہین کہ اُس سے اُس
نائب شیطان کا بے مرضی کام و کلام ہونے کے سبب اپنے ہاتھ کے بینت کی
چھڑی سے اُس عورت کو خوب مارتا اور گالیان دیتا ہی کہ شاید ویسی مار اور
گالی اُسکا شوہر بھی اُس عورت کو کسی قصور پر کبھی نہ دیتا ہوگا اور اس مارمین
کتنی عورتین کی چھاتی اور بدن مین سخت چوٹ ہونے کے سبب بہت روتی ہین
اور کتنی عورتون کے کپڑے یعنی چادر بدن سے گر پڑتی ہی اور کتنی کی چادر کھسکر
ننگی اور بے ستر ہو جاتی ہین تو اگر وہ عورت اپنی چادر کو سنوارتی اور درست
کرتی ہی تو دوسری عورتین اُسکی ممانعت کرتی ہین کہ یہ تمہارے واسطے خود تمکو
درست نہین یعنی غیر عورتون اور مردون کو کپڑا درست کر دینا چاہیے آخر
دوسری عورت کپڑا درست کر دیتی ہی لیکن ایسی حرکت بیجا سب جگہ نہین ہوتی
کہین کہین اتفاق سے ہوتی ہی چنانچہ علاقہ پرگنہ باڑہ مقام ہاتھی اسا کہین
سن ۱۲ سال ننگی مین کپڑے کا پھٹنا اور بے ستر ہو جانا اور مار کے صدمہ سے
روتے روتے اپنے مکان تک آنا یہ واقع مین ہوا ہی ثبوت مین اسکے چند گواہ ان
آنکھ سے دیکھنے والے موجود ہین اور بدزبان بولنا عورتون کی شان مین
یہ تو اکثر ہوتا ہی ہی پس ان حالات کو ہزارون عورت و مرد بالذت اور
باشہوت دیکھتے ہین اور ہنستے ہین بلکہ کتنی عورتون کے خود مرد بھی خفیہ اُس
مجلس مین موجود ہوتے ہین مگر شرم اور غرض کے سبب سے کچھ نہین کہتے
اور سوا اسکے بہت کثرت آدمی کے بیچ اور درمیان مین اُن بےپردہ والی
باجمال بے کمال کے گھس جانے اور کھڑا رہنے مین نہ معلوم کیا کچھ فساد برپا
ہوتا ہی کہ اُنھین لوگون کو خوب معلوم ہی ــ پھر بعد اسکے اُس جگہ سے

فرصت ہوکر چمار کے مکان مین جاتی ہین کہ جب تک چمار کے گھر نہ جاینگی
تب تک وہ برت ٹھاکر کا کامل اور پورا نہوگا۔ اور اس برت کے روز
جگہ جگہ پر بہت سے آدمی خصوصاً لڑکے کپڑا بچھا کر اور کچھ نقل وغیرہ بنا کر
چاول اور کوڑی کے انتظار مین رہتے ہین تو انھین برت کرنیوالی عورتونکو
وہان پر بھی چاول اور کوڑی دینا ہوتا ہے اسیطرح چمار کے مکان مین بھی اور
نائب شیطان کے استھان مین بھی دینا پڑتا ہے۔ پھر بعد اسکے اسی روز
کسی جگہ کے ہاٹ یا بازار بھی جانا ان عورتون کو ضرور ہے تا کہ طرح طرح کی
چیزین کھانے کے لیے خرید لیوین اور عمل برت سے باہر نکلنے کے وقت مین
کھا دین۔ اسیقدر حالات ضروری ٹھاکر کے برت کے لکھے گئے۔ اور اس
برت کا ہونا پہلے یعنی سابق مین جاری تھا پھر بعد اسکے چند سال سے یعنی بیس یا
پندرہ برس کے زمانہ سے بہت کم بلکہ موقوف ہی ہوگیا تھا اسوقت نہ معلوم
کس سبب سے دو تین برس سے خوب جاری ہوگیا ہے تو علاج بھی کرنا اسکا
بہت ضروری ہے آگے تقدیر خداوندی سے جو کچھ ہو۔ اور جتنی باتین بدعت یا
شرک و بدعت کے ہمارے ملک مین جاری تھین اور اب تک بہت سی
جاری ہین ان سب ہر ایک باتون کا لاجواب علاج کتاب نصیحت نامہ اور
اکسیر ہدایت مین بنگلہ کی موجود ہے۔ بلکہ اسی کتاب نصیحت نامہ کے چھاپنے کے
اس برت کا ہونا بھی تقریباً تھا لیے مٹ گیا تھا اسپر پھٹا ہوا اور بھولا ہوا اتنے
مدت کے بعد جاری ہوگیا تو پوچھو شاید اس مدت کے اندر کسی عورت
لڑکا ہی پیدا نہوا یا جنام نصیب کی بیماری نہین چھوٹی یا اور کوئی
ہوگیا یا اپنے حسن اور صورت اور خوش لباس اور پسندیدہ زیورات کو
لوگون سے دکھانے کا عشق اور آرزو تمام نہ ہوسکی یا اس پہتے کے ذریعہ

دس بیس گانون کو چل پھر کرکے دیکھ لینے کی خواہش دلمین پیدا ہو گئی غرض
کوئی سبب ہوا اور ممکن ہی کہ بے سبب کا بھی یہ ہوتا ہو کیونکہ جب نادان کے
زمرہ سے ایک یا دو آدمی کسی کام کرنے کو نکلتے ہین تو انکی دیکھا دیکھی ہزارون
نادان کرنے لگتے ہین تو اب ان سب باتون کی تجویز کرنا ہر کسی کو ضرورا ور
ضرورت ہی اسواسطے کہ کون سے مطالب اور مقاصد بندونکے خدا وند تعالےٰ سے
پورے اور ادا ہوے کہ وہ عورت ذات عزیز بی بی کہنا چیز اور روزے کا خلیط بنانے کو
تھاکر کا برت کی، اور گھر سے باہر نکلکر گورو بکری کی عزت اور خاصیت کے
درجے مین داخل ہوے۔ پھر اس ناشائستہ اور بے ضابطہ کام کرنے پر بھی
ہر کوئی دعویٰ شرافت کا کیے جاتے ہین اور مٹھی کے مٹھی اور توڑے کے
توڑے روپیہ کے یہ فخر شرافت اور اچھے خاندان کے کہکر بیٹی کی شادی کی
بری مین لیتے ہین۔ افسوس صد افسوس ان اشرافون کی عقل اور علم اور
عمل پر کہ کس زبان سے کذب کلام اپنے منھ پر لاتے ہین پھر خوش وراضی بھی
اُسپر رہتے ہین سچ ہی کہ دیوانہ اپنے کو دیوانہ نہین کہتا اگر کہے تو وہ دیوانہ ہی
نہووے۔ ای لوگو ہوش کرو اور خواب غفلت سے جاگو اور اپنی نادانی اور
بیماری کا علاج دین کے حکیم سے یعنی دین کے عالمون سے کرو یعنی اُنکی
بات کو سنو اور وہ جو کرنے کو کہے اُسکو کرو اور جس کام یا کلام کو چھوڑنے
کو کہے اُسکو چھوڑ دو۔ اگر تمھاری آنکھ کی روشنی کچھ گھٹ جاتی ہی تو کسقدر اُسکے
علاج کی تلاش مین دوڑتے ہو اور جو تمکو علاج دے اُسکی تابعداری کسقدر پر
کرتے ہو یا کسی مقام پر جاتے ہوے راستہ نجانتے ہو تو کسقدر اُس راستے کا
نشان اور پتہ لوگون سے پوچھتے ہو اور جس طرح پر تمکو وہ بتلاتا ہی اُسیطرح
چلتے ہو اور خلاف بتانے کے کر نہین سکتے ہو اسیطرح چاہیے تمکو کہ عالم

آخرت کا جس طریق پر تمکو نیک وبد اور بھلے برے کا حکم کرے یعنی کرنے اور نہین
کرنے کو کہے اسیطرح پہ تم چلو اور تابعداری انکی کرو تاکہ تمھاری نجات اور بہتری
کی صورت ہو ورنہ دنیا مین اندھا اور بے خبر رہکر اور آخرت کے کام نکر کے ہزارون
گناہ اور نافرمانی اپنے شامل مین لیکر اور اس دنیا سے خالی ہاتھ مرکر دوزخ مین
پڑوگے حسرت اور غفلت کی آگ مین ہمیشہ جلوگے پھر اسوقت کوئی تدبیر کام
نہ آئیگی چاہیے کہ جلد توبہ کرو اور راہ سیدھی پہ چلو — اللہ تعالے ہرکسی کو
ہدایت کرے اور توفیق نیک دیوے آمین آمین —

نصیحت قحط

پھر بعد اسکے معلوم کرنا چاہیے کہ یہ جو ملک مین قحط و گرانی اور وبا اور آفت
اور خانہ سوزی اور طوفان اور آندھی اور طرح طرح کی بیماری اور نقصانی وغیرہ
آفات اور مصیبات ہوا کرتی ہین تو یہ ہونا بندونکی نافرمانی اور گناہ کے سبب سے ہے
اور یہ گناہ اور نافرمانی دو طرح پہ ہوتی ہے ایک تو یہ کہ جن کامونکو کرنیکا حکم ہے
جیسے نماز اور روزہ اور حج اور زکوۃ اور صدقات اور خیرات وغیرہ اسکو ادا نکرنا
دوسرے جس گناہ اور نافرمانی سے بازرہنے اور پرہیز کرنے کا حکم ہے اسکو
چھوڑ نہ دینا جیسے سود اور شراب اور زنا اور جھوٹ اور فریب اور بدمعاملہ
اور ظلم اور بےپردگی عورت اور شرک اور بدعت وغیرہ تو بندونکو چاہیے
کہ اپنے گذرے ہوئے گناہون پہ توبہ اور استغفار خوب کیا کرین یعنی زبان سے
گناہ کی معافی چاہے اور دل سے نادم اور پشیمان ہووے بلکہ رونے لگے
اسواسطے کہ جسقدر عاجزی اور اخلاص اور نرمی اور صفائی اور رونے کے ساتھ
دعا اور مناجات کریگا اسیقدر ثواب زیادہ اور مقبول جلد ہونے لگیگا — اور
دوسرے یہ کہ آیندہ کے گناہ اور نافرمانی کرنے سے بازرہے اور تیسرے

یہ کہ غفلت اور گمراہی کے ساتھ جو ہمیشہ آدمی زندگی عزیز اپنی گذارتا ہی اُس سے ہوشیار
اور خبردار ہو جاوے یعنی کہان سے آئے ہو اور کہانکو جاوگے اور کیا کرتے ہو
اور کیا کرنا چاہیے ــ یہی بھی تین سبب اور بھید ہر طرح طرحکی سختیان اور
مصیبت سے ادب اور تنبیہ پروردگار تعالے کی طرف سے بندونکو ہوا کرتی ہی
یہان تک کہ کہانا کہاتے لقمے کا منہ مین اٹکنا اور راستہ چلتے پیر سے ٹھوکر کہانا
وغیرہ یہ بھی بندونکے عمل کا بدلا ہی اور اس امر کی باریکیان بہت ہین وہ
عوام اور فہم کے علم اور یقین کے لائق نہین اور علاوہ اسکے اگر تفصیل
اسکی لکہی بھی جاوے تو بہت طول مضمون ہو جائیگا اسلیے چھوڑ دی گئی ــ اور یہ
جاننا چاہیے کہ خداوند تعالے کا معاملہ اور کارخانہ ہر ایک مقامون اور ملکون
اور گانوون مین رنگارنگ پر جاری اور موجود ہی یہان تک کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ
اسکی نیت اور ہمت اور محنت اور علم اور یقین اور ایمان اور عمل اور عادت کے
موافق یہ سب معاملے ہوا کرتے ہین یہ نہایت سمجھنے کی بات ہی اسیطرح قحط و مصیبت کا
طرح طرح ہر ملک مین ہونا اسمین بھی ہزارون بھید اور حکمت ہی اور جو کچھ
اللہ تعالے کرتا ہی واسطے بہتری کے کرتا ہی اور علم بہتری کا اُسیکو خوب معلوم ہی
اسے لوگو بڑے سمجھنے کی بات ہی کہ جسوقت مین اللہ تعالے نے ہر طرحکی نعمت
اور آرام اپنے بندون کو نصیب کیا ہی اُسوقت مین بھی اکثر لوگ شکر گزار
اور تابعدار اپنے مالک کے نہین ہوتے ہین اور جسوقت کچھ دکھ مصیبت مین
گرفتار کرتا ہی اُسوقت مین بھی مصیبت سے نجات پانے کے لیے دہشت اور
متابعت نہین کرتے یہان تک کہ مصیبت کے سبب مر جاوے مگر کوئی گناہ
اور بدی کو چھوڑ کر اور اُس سے توبہ کر بندگی اور نیکی کرنے کو راضی نہ ہووے
تو گویا آپ اپنے اوپر لوگ ظلم کرتے ہین اور اللہ بہت دانا اور حکیم اور انصاف والا ہی

ای لوگو بہت سمجھنے اور شکر کرنے کی بات ہے کہ باوجود اسقدر گناہ اور نافرمانی اور
ناشکری اور ناصبری کرنے پر بھی وہ رحیم کریم اپنی رحمت اور مہربانی سے نعمت
دنیاوی دیے چلا جاتا ہے کسیکو بھوکہ سے نہین مارتا اور نہ کوئی عمدگی نعمتون کی
کسی سے چھین لیتا ہے گویا تابعدار اور نافرمان اس دنیا کی نعمتون مین برابر ہین
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے یعنی جو کوئی منکر ہے اسکو بھی فائدہ دونگا تھوڑے
دنون تک [illegible] کہ لاونگا دوزخ کے عذاب مین۔ انتہی۔ اور لیکن لذت
کمال [illegible] اسکو ہے جو [illegible] ان کی معرفت اور [illegible] حقیقت کو خوب
جانتا ہے اور اپنے مالک نعمت دینے والے کی تابعداری کرتا ہے۔ اسے لوگو
بڑے دھیان اور خیال کی بات ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی آدمی کی نافرمانی اور
ناشکری کرتا ہے تو جلد غصہ ہوکر اُسپر تکلیف پہونچاتا ہے اور اپنی دی ہوئی
چیزونکو چھین لیتا ہے اور اکثر آدمی کسی کی بھلائی کا روادار اور مددگار نہین
تو اس صورت پر اگر وہ خداوند تعالے کریم رحیم نہو تو آدمی کے لیے کھڑے کھڑے
آفت اور موت ہے۔ پھر ایسے اللہ کو نہ ڈرنا اور اُسکی تابعداری اور شکرگزاری
نکرنا انسانیت کے خلاف ہے۔ ای لوگو خیال کرو کہ باوجود اس کثرت نافرمانی اور
گناہ کے بھی مینہ کے پانی سے انواع اقسام کی کھیتی اور نعمتین پیدا کرکے [illegible] اور
وطن کے تمام مردون اور عورتون کو پالتا ہے یعنی ہر ملک مین دریا اور نہر
اور تالاب اور کنوئین کے پانی سے سینچکر کھیتیان کرتے ہین اور اس ملک کو
اللہ تعالے نے اس صفت اور کیفیت پر پیدا کیا ہے کہ آسمان کے پانی سے
کھیت کا ہونا گویا بس اور کافی کر دیا ہے تو یہ آدمی کے لیے کسقدر فائدہ اور
احسان ہے تو اس فائدۂ عظم پر بھی شکرگزاری اور تابعداری اپنے پروردگار
تعالے کی نہین کرتا ہے تو اس بات کو لوگ آپ ہی سمجھین اور انصاف کرین

کہ یہ ظلم اور زیادتی کسکی طرف سے ہے اور آیا امر بہت جلد سنہ ۱۲۹۸ [illegible] جنگل مطابق
سنہ ۱۲۹۹ کمال [illegible] ماہ رمضان [illegible] میں جو بارش کا ہونا [illegible] کسیقدر بند ہو گیا تو
تو اب اپنی لاچاری اور [illegible] جو [illegible] اور [illegible] پانی کا برسانا اور کھیت کا زمین سے
اگانا اور اس میں پھول اور پھل اور [illegible] کا کام کسکا ہے اور کون کرتا ہے
معلوم ہوا کہ سب کام پروردگار تعالے کا ہے تو پھر کس لیے اس مالک معبود کو نہیں ڈرتے
اور اسکی تابعداری نہیں کرتے اور گناہ سے باز نہیں رہتے اور توبہ نصوح اپنے
کئے ہوئے گناہوں سے کیوں نہیں کرتے اور استسقا کی نماز میدان میں جاکر
کیوں نہیں پڑھتے اور بہت استغفار اور عاجزی کیوں نہیں کرتے تاکہ مغفرت
اور رحمت جلد نازل اور نصیب ہو — اے لوگو معلوم کرو کہ انبیا سے اولین کے
زمانہ میں جب کسی گناہ اور نافرمانی پر آفت اور مصیبت نازل ہوتی تھی تو
ایک ہی دفعہ تمام ملک میں ہو جاتی تھی اور ہمارے پیغمبر صاحب آخر الانبیا
و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین کے زمانہ سے وہ آفت عام کا ہونا موقوف ہو گیا
یعنی اس زمانہ میں جب کسی تقصیر پر کوئی آفت نازل ہوگی تو کسی ملک اور ضلع اور پرگنہ
اور گانون اور مکان میں ہوگی اور کسی اور ضلع اور ملک اور پرگنہ اور گانون اور
مکان میں نہوگی تو یہ بھی ایک بڑا فضل اور احسان ہمارے پروردگار تعالے کی طرف
سے کہ اگر ایسا نہوتا تو آفت اور قحط عام میں لوگوں کی جان بچنا مشکل ہو جاتی اور
کسی جگہ اور مقام کی مدد اور آمد کسی جگہ اور مقام میں نہ پہنچ سکتی سب جگہ کے
لوگ نفسی نفسی اور فراموشی ہو جاتے تو اس امر کی شکر گزاری اور تابعداری کرنا
لوگوں کو کسقدر لازم ہو سکتی ہے — اے لوگو نہیں چاہتا ہے اللہ تعالے
آج کسی سے کل کی بندگی کو اسیطرح تم بھی نہ چاہو اللہ تعالے سے کل کی روزی
آجکو اور جو کچھ بندوں کے کام اللہ تعالے کے ذمہ ہیں وہ کرتا ہے اسیطرح

چاہیے کہ بندہ بھی اپنے ذمہ کے کامون کو کرے جو کچھ کہ اللہ تعالے کی طرف سے ہو
یہ کون انصاف ہے کہ اللہ تعالے اپنے بندے کے کامون کو کرے اور بندہ اپنے
مالک کی تابعداری نہ کرے — اے لوگو جب سے انسان کی عمر کی بلاغت کا حکم آتا ہے تب ہی
ہر عورت و مرد پر نماز اور روزہ کا ادا کرنا فرض ہو گیا ہے تو اب تجویز کرو کہ ہزاروں لاکھوں میں کوئی
ایک آدمی نماز اور روزہ نہیں کرتے ہو بھلا یہ کیونکر ہے عاقبت اور پیشہ ہو پھر آپسے کلام
شرافت کا بدلنا اور دعوی اپنے خاندانی حسب و نسب کا کرنا یہ کیونکر قبول سکتے ہو
یعنی ہو اپنے کو پسند رکھتے ہو — چاہیے کہ جلد توبہ کرو اور اپنے اللہ و رسول کے حکم کو
قبول کرلو — اور آخرت کو سچ جانو اور اس آخرت کا کام جہان تک ہو سکے اس
دنیا سے فانی میں کرلو نہیں تو آپ اپنے سے خراب ہو جاؤگے اللہ و رسول کو کچھ
پروا نہیں تیری نیکی و بدی کی — اللہ تعالے سب لوگون کو ہدایت کرے اور ایمان
آخرت کا بخشے آمین آمین

خلاصہ مدد کتاب چھپانے کی ازجانب مصنف

یعنی جب یہ کتاب الاشراف کو لکھکر تیار کیا تو اسکے چھپوانے کی فکر بیل میں بہت ہوئی
آخر بفضل تعالے حامی دین آخرت الیقین منشی بدرالدین احمد صاحب مد اللہ ظلہ محلہ
ساکن موضع پانچی پارہ علاقہ تھانہ کشن گنج ضلع پورنیہ نے کتاب ہذا کو منظر فائدہ بھائی
مسلمان کے اپنے پاس سے خرچ دیکر چھپوا دیا اللہ تعالے اس کار خیر کا ثواب عظیم
دونوں جہان میں موصوف الیہ کو عطا فرماوے — آمین آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حاوی رحمت معین طبع فضل و جود شیع جناب فلک کا [illegible] قبال انتساب
[illegible]
[illegible]

بعد حمد خالق انام و صلوٰة رسول علیہ و علی آلہ وصحبہ الصلوٰة والسلام کے عندلیب خامۂ [illegible]
مدحت رئیس یگانہ و بیساریٔس کہ مربی کافۂ برایا و حامی دین شفیع الورا یا ہی علو نسبی [illegible]
والا حسبی مین شہرۂ آفاق بکمالات ظاہری و باطنی مین یکتا و طاق با ہمہ بدو شباب باج
[illegible] دادی الالباب ہو جس لصفت و کمال جودت و نہایت شفقت و نہایت نظر تربیت
[illegible] دل ہر شیخ و شاب ہی صفت اُسکے عدل و داد و جود و ہمت [illegible]
مجھ ضعیف البنیاد سے کیا ادا ہو شمۂ اُسکا مشتی نمونہ از خروار بعد اسکے ازبسکہ [illegible]
کہ مین نے چند رسائل ہدایت و موعظت شوامل جیسے رسالہ نصیحۃ یوم الجمعہ و رسالہ
نصیحۃ النسا و رسالہ عادة الانسان موافق فہم اہل دیار و باعث تذکار احباب جوار کے
تالیف کیے اور بحضور پر لامع النور جناب ممدوح کے گذرانے حضرت والا نے نظر باشاعت
بواعث ہدایت کے متکفل صحیح طبع ہونے اور مصارف طبع مرحمت فرمائے ہر چند [illegible]
[illegible] موجب اشاعت و حصول مادۂ ہدایت انھین حضرت کی ذات والا [illegible]
پس جو شخص ان رسائل سے فائدہ اُٹھاوے وہ مجھ نحیف کو بھی دعاے خیر سے یاد فرما
اور زیادہ تر بحق حضرت معین محی سنن حبیب رب العالمین بخصوص ترقی دولت و حشمت
مراتب دنیا و عاقبت داعی ہووے تاکہ ادائے شکر ہوتا رہے اور وعدۂ لان شکرتم [illegible]
مناص حاصل ہوا کرے اور سب رسائل بعد تالیف کے مین نے بملاحظہ جناب مولوی [illegible]
بردوانی و جناب مولوی محمد قادر بخش صاحب سہسرامی کے گذرانا اور وہ دونون صاحب بھی
محرک طبع ہوئے اسکے بدلے مین اللہ جل شانہ دونون صاحب کو اجر خیر عطا فرماوے۔

الراقم عبد المذنب الاواہ وہاب اللہ عفا اللہ عنہ ما جناہ [illegible]

خاتمۃ الطبع بتائید خدا رسالہ نادرت نصاحت مسمی بکتاب الاشرف تصنیف [illegible]
حسب فرمائش مصنف کے بمقام کلکتہ مطبع [illegible] مین ماہ جون [illegible] مطابق ماہ شعبان [illegible]